مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، ہم نے مکہ مکرمہ میں عمرہ کے افعال ادا کئے، پھر ہم نے احرام نہیں اتارا اور جدہ آگئے، ہم نے جدہ میں اپنے بال کٹوا کر احرام کھول دیئے، اس کے بارے شریعت کا کیا حکم ہے، رہنمائی فرمائی جائے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا

واضح رہے کہ عمرہ کے ارکان ادا کرنے کے بعد حلق (سر منڈوانے) یا قصر (کم از کم ایک چوتھائی سر کے بال کم از کم ایک پورے کے برابر کاٹنے) کے بغیر آدمی احرام کی پابندیوں سے نہیں نکلتا پھر یہ حلق یا قصر کروانا حدود حرم کے ساتھ خاص ہے، اگر کوئی معتمرین حدود حرم سے باہر حلق / قصر کروا کر احرام کھول دے تو اس پر ایک دم لازم آئے گا۔ لہٰذا صورت مسئولہ میں جتنے لوگوں نے حرم کی حدود سے باہر بال کٹوا کر احرام کھولا ہے، ان سب پر ایک ایک دم واجب ہو گیا، دم ایک بکری وغیرہ حدودِ حرم میں ذبح کرنا لازم ہے، خواہ خود کرے یا کسی کو اس کا وکیل بنا دے اور اس کا عمرہ ادا ہو جائے گا۔

كما في الدر المختار :

"(أو حلق في حل بحج) في أيام النحر، فلو بعدها فدمان (أو عمرة) لاختصاص الحلق بالحرم.

(قوله: أو حلق في حل بحج أو عمرة) أي يجب دم لو حلق للحج أو العمرة في الحل؛ لتوقته بالمكان، وهذا عندهما، خلافاً للثاني، (قوله: في أيام النحر) متعلق بحلق بقيد كونه للحج، ولذا قدمه على قوله أو عمرة، فيتقيد حلق الحاج بالزمان أيضاً، وخالف فيه محمد، وخالف أبو يوسف فيهما، وهذا الخلاف في التضمين بالدم لا في التحلل؛ فإنه يحصل بالحلق في أي زمان أو مكان، فتح. وأما حلق العمرة فلا يتوقت بالزمان إجماعاً، هداية. وكلام الدرر يوهم أن قوله: في أيام النحر قيد للحج والعمرة، وعزاه إلى الزيلعي، مع أنه لا إيهام في كلام الزيلعي كما يعلم بمراجعته، (قوله: فدمان) دم للمكان ودم للزمان، ط، (قوله: لاختصاص الحلق) أي لهما بالحرم وللحج في أيام النحر، ط". (٢/٥٥٤، باب الجنايات، ط: سعيد)

بخلاف المكان فإن العمرة مو'قتة فكذا الحلق أو التقصير يتوقت بالمكان وهو الحرم عند أبي حنيفة ومحمد بناء عليه.....قال صاحب الهداية : ومن اعتمر فخرج من الحرم وقصر فعليه دم عند أبي حنيفة ومحمد الخ (البحر العميق ج: ١ ص: ٨١ [illegible] المكتبة المكية مكة المكرمة)

أوحلق في حل بحج .....أو عمرة لاختصاص الحلق بالحرم [illegible] حل إلى الحرم ثم قصر (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الحج، باب الجنايات ٣:٥٨٦، ط: مكتبة زكريا ديوبند)والله تعالى اعلم بالصواب

رقم الافتاء: 158/62

التاريخ: 20/9/23

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۰۳ / ربیع الاول / ۱۴۴۵ھ

2023/09/20

الجواب صحیح

محمد شرافت رضیف

20 ستمبر 2023

۳ ربیع الاول ۱۴۴۵ھ

الجواب صحیح